83765-جسمانی طور پر حج کی قدرت نہ رکھنے والے والد کی طرف سے بیٹے کا حج کرنا

سوال

میں حرمین شریفین میں ملازمت کرتا ہوں، اور الحمد للہ پچھلے برس فرضی حج کی ادائیگی کرچکا ہوں، میرے والد صاحب مصر میں ہیں جو مالی طور پر تو حج کی استطاعت رکھتے ہیں لیکن صحت کے اعتبار سے نہیں تو کیا میں ان کی طرف سے فریضہ حج ادا کرسکتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

اگر بڑھاپے یا دائمی بیماری جس سے شفایابی کی امید نہیں کی بنا پر آپ کے والد حج کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو انہیں چاہیے کہ وہ حج کے لیے کسی کو نائب مقرر کردیں، چاہیں آپ کو یا کسی دوسرے کو نیابتا حج کرنے کا کہیں.

اور اگر آپ اپنے والد کی جانب سے حج کرنا چاہیں تو یہ بہت خیر و نیکی والا کام ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اپنے والد کے کو بتا دیں کہ آپ اس کی طرف سے حج کر رہے اور وہ اس کی اجازت دے دے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جس میں بھی حج فرض ہونے کی شروط پوری ہوں اور وہ کسی ایسے مانع کی وجہ سے معذور ہو جس کے زائل ہونے کی امید نہ ہو مثلا ایسی بیماری جس سے شفایابی کی امید نہ ہو، یا اتنا کمزور اور لاغر ہو کہ سواری ناقابل برداشت مشقت کے بغیر نہ بیٹھ سکتا ہو، یا پھر بوڑھا فانی اور اس طرح کے دوسرے افراد جب بھی ان کی نیابت کرنے والا شخص اور نیابت کے لیے مال ہو اس کے لیے نیابتا حج کروانا لازم ہوگا، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی کہنا ہے" انتہی

المغنی ابن قدامۃ (91/3). کچھ کمی و بیشی کے ساتھ نقل کیا گیا.

اور ابن قدامہ کا یہ بھی کہنا ہے :

زندہ شخص کی طرف سے اس کی اجازت کے بغیر نفلی یا فرض حج کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ ایسی عبادت ہے جو بطور نیابت ہو سکتی ہے، اس لیے کسی بالغ اور عاقل کی جانب سے اس کی اجازت کے بغیر ادائیگی جائز نہیں. جس طرح زکاۃ کی ادائیگی اس کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتی.

لیکن میت کی جانب سے بغیر اجازت نفلی یا فرضی حج کی ادائیگی جائز ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کی جانب سے حج کرنے کا حکم دیا ہے، اور یہ معلوم ہے اس کو اذن نہیں" انتہی.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (95/3).

واللہ اعلم.